۷۸۶
۹۲

سلسۂ اشاعت نمبر ۵۶

ماخذ خوابوں کی بارات

وہابیوں کے خواب

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری رضی اللہ عنہ

از

خطیب اہلسنت حضرت مولانا محمد منصور علی خاں صاحب
رضوی خطیب و امام سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی ۸

شائع کردہ

رضا اکیڈمی بمبئی

۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳

دور ہوں لیکن بتا سکتا ہوں ان کی بزم میں
کیا ہوا، کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے کو ہے

خواب نمبر ۱ دیوبند کی بنیاد

مدرسہ دیوبند کا ابتدائی تذکرہ کرتے ہوئے مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری رقم طراز ہیں۔

> بنیاد کیلئے مختلف خیالات تھے کہ کس جگہ بنیاد ہونا چاہیئے۔ چنانچہ منقول ہے کہ شاہ رفیع الدین صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنی چھڑی سے نشان لگا کر فرمارہے ہیں کہ اس جگہ بنیاد ہونا چاہیئے۔ اور یہی وہ جگہ ہے جہاں آج نودرہ ہے۔
>
> تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۱۷۲

کہاں تو دیوبندیوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ ناپاک عقیدہ جو تقویۃ الایمان میں درج ہے کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔ معاذ اللہ۔ مگر جب دیوبند کے مدرسہ کی نشان بتائی ہوئی تو رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم خواب میں تشریف لا کر نشان لگارہے ہیں۔ اب ان دونوں میں سے کیا صحیح اور کیا غلط ہے۔ اس کا فیصلہ "ارباب دیوبند" ہی کریں گے۔ آیئے ہم خوابوں کی وادی میں آگے بڑھیں۔ آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا۔

خواب نمبر ۲ جنت میں جھونپڑے

عنوان دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ بلکہ خواب پڑھیں تاکہ معلوم ہو کہ دیوبندی گروپ کی یہ وہ جنت ہے جس میں محل نہیں ایوان وقصور نہیں بلکہ انگاروں بھرے جھونپڑے بنے ہوئے ہیں۔

جس وقت دیوبند کے مدرسہ پر چھپر پڑے ہوئے تھے آپ نے (مولوی یعقوب نانوتوی) نے خواب دیکھا کہ جنت میں مکان کچے ہیں اور ان پر چھپر پڑے ہوئے ہیں۔ جب بیدار ہوئے تو فرمایا الحمدللہ مدرسہ کے یہ مکان مقبول ہیں۔

تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۱۲۳

قرآن و احادیث اس بات پر شاہد ہیں کہ رب کائنات نے اپنی قدرت کاملہ سے ایمان والوں کیلئے جنت میں شاندار بےمثال ایوان و قصور پیدا فرمائے ہیں۔ جنت کی کسی شئے کی مثال دنیا کی کسی شئے سے نہیں ہوسکتی۔ مگر یہ دیوبندیوں کی جنت ہے جس میں مکان کچے اور ان پر چھپر پڑے ہوئے ہیں۔ مقام غور و فکر ہے کہ آخر جنت میں چھپر کیوں نظر آئے۔ صرف اس لئے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت ظاہر ہو اور یہ بھرم آخری جملے نے کھول دیا کہ "الحمدللہ مدرسہ کے مکان مقبول ہیں"۔

کس کس کو دعا دیجئے کس کس کو تسلّی

ہیں ان کی عنایت سے پریشان ہزاروں

خواب ۳ دیوبند کا بہی کھاتا

بنیاد اور دیوبند چھپر کے بارے میں آپ خواب ملاحظہ فرماچکے ہیں اب دیوبند کے بہی کھاتا یعنی حساب و کتاب کے بارے میں ایک خواب اور حاضر خدمت ہے۔

حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ دیوان محمد یٰسین مرحوم جو حضرت نانوتوی (مولوی قاسم بانی مدرسہ دیوبند) کے خدام میں سے تھے۔ ان کا ذکر جہر مشہور تھا۔ چند سطر کے بعد یکایک میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک تخت اتر رہا ہے۔ اور اس پر جناب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

تشریف فرما ہیں۔ اور خلفائے اربعہ ہر چہار کونوں پر موجود ہیں۔ وہ تخت اترتے اترتے بالکل قریب آکر مسجد میں ٹھہر گیا۔ اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خلفائے اربعہ میں سے ایک سے فرمایا کہ بھائی ذرا مولانا محمد قاسم کو بلا لو۔ وہ تشریف لے گئے اور مولانا کو لے کر آگئے۔ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ مولانا مدرسہ کا حساب لائیے۔ عرض کیا حضرت حاضر ہے۔ اور یہ کہہ کر حساب بتلانا شروع کر دیا اور ایک ایک پائی کا حساب دیا۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشی اور مسرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی۔ بہت ہی خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ اچھا مولانا اب اجازت ہے۔ حضرت نے عرض کیا جو مرضیٔ مبارک ہو۔ اس کے بعد وہ تخت آسمان کی طرف عروج کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

ارواح ثلثہ حکایت نمبر ۲۱۳، ۲۱۴

اندازہ یہ ہوتا ہے کہ شاید مدرسہ دیوبند کے حساب وکتاب میں غبن ہو گیا تھا اور ''بیت المال'' کے مال کو دیوبندی گروپ نے ''مال البیت'' سمجھ کر ہضم کر لیا تھا۔ اس لئے عوام میں اپنا بھرم قائم رکھنے کیلئے یہ واقعہ بیان کیا گیا کہ جس مدرسہ کا حساب حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں پیش کیا گیا ہو اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اس پر اطمینان ومسرت کا اظہار فرمایا ہو تو اب کون بدنصیب ہوگا جو اس پر شک کرے۔

لیکن دل کی شقاوت نے یہاں بھی کام کر دیا۔ حضور علیہ الصّلواۃ والسّلام کے جلیل القدر خلفائے اربعہ میں سے ایک مولوی قاسم کو بلانے کیلئے گئے۔ کہاں وہ مقدس جماعت صحابہ میں عظیم المرتبت رفیع الشان حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور کہاں چودھویں صدی کی پیداوار مولوی قاسم نانوتوی منکر ختم نبوت زمانی۔

مگر اب بھی دل نہ بھرا تو عداوت و شقاوت نے دوسرا رنگ دکھایا۔ اور آخر میں ایک جملہ یہ بھی لکھ دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قاسم نانوتوی سے فرمایا کہ اچھا مولانا اجازت ہے۔ آپ کے ایمان سے فیصلہ کا طالب ہوں۔ یہ زمین و آسمان جس مقدس ذات کیلئے پیدا کئے گئے۔ قرآن کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) آیات جنکی عزت و عظمت کے خطبے سنائیں۔ وہ بارگاہ عالی جس بارگاہ کی خدمت پر سید الملائکہ روح الامین حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام ناز کریں۔ وہ مقدس آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاسم نانوتوی سے اجازت طلب کریں۔ یہ آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا اور یہ زمین کیوں نہیں پھٹ جاتی۔ کیا اب بھی اور کوئی ثبوت چاہیئے کہ دیوبندی گروپ اس گندے اور ناپاک فرقہ کا نام ہے۔ جو صبح و شام سوتے جاگتے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔ مدرسۂ دیوبند کی تاریخ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ جاگتی آنکھوں سے ایک اور ہولناک خواب دیکھئے ؎

وہ ارماں جو نہ نکلے دشمنی سے
نکلے جا رہے ہیں دوستی سے

خواب ۴ معلم کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدرسۂ دیوبند کے طالب علم

دیوبندی گروپ کے وہ بڑے میاں جن کے بارے میں آپ گذشتہ صفحات میں ملاحظہ فرما چکے کہ وہ خود اپنے بارے میں یہ فرما رہے ہیں کہ "حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمالیا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا"۔ یعنی فرقۂ زاغیہ کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی مدرسہ دیوبند کی شان و شوکت بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ خواب ملاحظہ فرمایئے اور عداوتِ رسول کا جیتا جاگتا نمونہ دیکھئے۔

فقیر کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسۂ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی

درگاہِ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور
خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح
فخرِ عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ
کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی
آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ
ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

براھین قاطعہ صفحہ ۳۰

عقل سے پیدل ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت چاہیئے کہ لفظ "کلام" جو اردو زبان میں مذکر بولا جاتا ہے جیسے کلام لکھا۔ کلام پڑھا، کلام سنا وغیرہ مگر وہی لفظ "کلام" دیوبند جاکر مونث ہوگیا آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ یہ دیوبند والوں کی بڑی پرانی عادت ہے۔ یہاں بڑے بڑے مذکر مونث بنا دیئے گئے، تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں۔ عذاب خداوندی دیکھیں کہ یہ علم و فضل کے نام نہاد دعویدار اب تک براھین قاطعہ کو نہ جانے کتنی مرتبہ شائع کر چکے ہیں مگر جب بھی چھپا تو یہی کہ "کلام کہاں سے آگئی" یہ قہر و عذاب نہیں تو اور کیا ہے اس وقت اس کی مزید تفصیل عرض نہیں کرنا ہے۔ بلکہ یہ بات عرض کرنا ہے کہ وہ مقدس رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اس کائنات میں "معلم کائنات" بنکر تشریف لائے۔

حضرت کا علم علمِ لدنی ہے اے امیر
حضرت وہیں سے آئے ہیں لکھے پڑھے ہوئے

وہ مقدس آقا جن کے علم کا اعلان قرآن کی سیکڑوں آیات کر رہی ہیں۔ ان کے استاد ہونے کا دعویٰ دیوبندی مولویوں کو ہے۔ میں کہتا ہوں غیرت نہیں آتی۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔ کہاں امتی اور کہاں امام الانبیاء و سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرش پناہ مگر یہ دل کا وہ ناسور ہے جو خواب کی راہ بہہ رہا ہے۔

مقام غور و فکر ہے وہ رسول جو جانوروں کی زبانیں جانیں، پتھروں کی صداؤں سے واقف ہوں، جنوں کی زبان سے باخبر۔ تمام انسانوں کی زبانوں کے عالم۔ درختوں کی زبانوں کو جاننے والے ہوں جن کی رسالت عامہ کا اعلان قرآن نے اس طرح فرمایا ہو۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ — تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

(نواں پارہ۔ سورۂ اعراف ۲۰ واں رکوع) — ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

ان کے بارے میں دیوبندی گروپ کا یہ عقیدہ کہ وہ اردو زبان سے ناواقف و بے خبر تھے اور دیوبند کے مدرسہ میں ہماری شاگردی کے بعد ان کو اردو زبان آئی۔ معاذ اللہ۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ خواب کے بعد فرقہ زاغیہ کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی سبحان اللہ کے بعد یہ تعبیر بتائے کہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ دلوں کی شقاوت اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عداوت کا منظر کھلی آنکھوں سے دیکھئے۔ کیا ستم ہے کہ یہ کلمہ پڑھنے والے ناموسِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کچھ بھی لحاظ و پاس کئے بغیر اپنی جھوٹی و کھوٹی عزت کے لئے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلونا بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس کے بعد بھی ایمان و اسلام کا کھوکھلا نعرہ۔ ع

بے وجہ نہیں سورش طوفان کے سینے میں
موجیں متلاطم ہیں کشتی کو ڈبونے کو

اگر آنکھوں میں خمار ہو تو دور کیجئے اور جیتی جاگتی آنکھوں سے ایک اور بھیانک خواب دیکھئے۔

خواب ۵ دیوبندیوں کا باورچی خانہ

آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں دیوبندیوں کے باورچی خانہ میں تیار ہونیوالے کوے کے سالن اور کوے کی بریانی کا مصالحہ آپکے سامنے پیش کروں گا۔ میں اس وقت دیوبندی گروپ کے گستاخ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہونے کے ثبوت میں ایک ایمان سوز خواب کا منظر پیش کر رہا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دن اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) نے خواب دیکھا
کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ
"اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے
اس کے مہمان علماء ہیں۔ اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔
تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۴۶

ایمانی غیرتوں کو آواز دے رہا ہوں وہ مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی عظمت کا بیان آیات قرآن اس طرح کرے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ اور ہم نے تمہارے لیئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

(۳۰ واں پارہ سورۂ الم نشرح) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

جن کے ذکر کو رب دو عالم بلند فرما رہا ہے جن کے لئے حدیث قدسی میں لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ ارشاد ہوا۔ وہ عظیم و باعث ایجاد عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوبندی مولویوں کا کھانا پکائیں۔ معاذ اللہ غیرت و حیا کہاں مر گئی۔ رسولِ رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے گھر کا باورچی بنائیں۔ اور اس کے بعد بھی ایمان و اعتقاد سلامت رہے۔ ستم تو یہ ہے کہ اپنے من مانے طریقہ پر جھوٹی عزت کی خاطر یہ خواب دیوبندیوں کو ہوئے اور سستی شہرت کی خاطر باقاعدہ ان کی اشاعت کی جا رہی ہے۔ کیا کوئی ایسا نہیں کہ جس کے قلب میں عشق و ایمان کی غیرت ہو اور وہ اس پر غور و فکر کرے۔ سچ ہے یہ سب اندھے ہو کر اوندھے ہو گئے۔

ہم خوب جانتے ہیں نشیب و فراز کو
گذری ہے اپنی عمر اسی دھوپ چھاؤں میں

بات صرف خواب ہی پر ختم نہیں ہوئی۔ اس خواب کی تعبیر بھی مصنف کتاب تذکرۃ الرشید سے سنیئے

اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) کے اس مبارک خواب کی تعبیر حضرت امام ربانی محدث گنگوہی .... (رشید احمد گنگوہی) سے شروع ہوئی اس لئے کہ علماء میں آپ ہی پہلے عالم ہیں جو اعلیٰ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے

تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۴۶

سیاق و سباق ملائیے۔ اس خواب اور تعبیر دونوں سے یہ مطلب برآمد ہوا کہ معاذ اللہ رسولِ ذی شان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رشید احمد گنگوہی اور ان کے دوسرے پیر بھائی مولویوں کے لئے کھانا پکایا۔ رسولِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر برتری کا جنون اسی جگہ ختم نہیں۔ بلکہ مختلف گوشوں اور زاویوں سے یہ جنون اور سرپھرے ناموسِ رسالت پر حملے کرتے رہے۔ آئیے اب ہمسری کا انداز دیکھئے۔

پھر اڑا لینا برے چاکِ گریباں کا مذاق
پہلے مجھ سے سببِ چاکِ گریباں پوچھو

خواب ۶ گنگوہی کی جنم پستک

دعویٰ ھمسری کیلئے ذیل کا خواب ملاحظہ فرمائیں۔ گنگوہی جی کی جنم پستک کی ترتیب کے درمیان کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے عاشق الٰہی میرٹھی نے لکھا۔

اثنائے کتابت میں ایک صاحب دل دیندار شخص کا جن کی صورت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ بسبیل ڈاک لفافہ پہونچا کہ میں نے خواب دیکھا ہے رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سوانح لکھی جا رہی ہے اور ایک بزرگ نے تعبیر دی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے کسی کامل متبع کی سوانح کا اہتمام ہو رہا ہے۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ۸

دیکھا آپ نے ہم سری کا ناپاک اور گندہ خیال۔ خواب دیکھنے والے نے اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح ترتیب دیے جانے کا خواب دیکھا مگر برا ہو جھوٹی شہرت کے چاہنے والوں کا کہ تعبیر یہ نکالی کہ رشید احمد گنگوہی کی سوانح ترتیب دی جارہی ہے۔ میں نہیں کہتا خود عاشق الٰہی میرٹھی کے قلم سے ان کی تعبیر سنیے۔

> پس مبارک ہو کہ یہ منامی بشارت تیرے ہاتھوں پوری ہو رہی ہے۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ اول صفہ

کہاں میرے آقا کی وہ مقدس سوانح جس میں حیات انسانی کا ناقابل ترمیم ضابطہ و دستور محفوظ ہے جو قیامت تک کی تمام اقوام عالم کیلیے درس بصیرت و موعظت ہے۔ کہاں رشید احمد گنگوہی کی وہ ناپاک اور گندی لائف ہسٹری جس میں نہ جانے کتنے گندے اور ناپاک واقعات درج ہیں۔ ایسے واقعات جو طبع سلیم اور پاکیزہ و صالح ذہنوں پر بارگراں ہیں۔ ایسی باتیں جو بدمعاشوں اچرسیوں کے درمیان بھی شاید نہ ہوتی ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ان باتوں کو یہاں پوری تفصیل سے درج کردوں تو مستقل ایک کتاب علیحدہ سے تیار ہو جائے۔ اور میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے قارئین کی شریف اور پاکیزہ طبیعتیں قطعاً اس کو قبول نہیں کریں گی۔ مگر شہادت و دلیل کی دنیا میں آنے کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ صرف ہوا میں محل نہ بنایا جائے۔ ریت کی دیوار نہ کھڑی کی جائے۔ بلکہ دلائل و براہان کی روشنی میں ایسی بات کی جائے جو بیگانوں کے لئے بھی قابل قبول ہو۔ ملاحظہ فرمائیں۔

گیہوں کا دانہ

ایک بار بھرے مجمع میں حضرت کی کسی تقریر۔ ایک نو عمر دیہاتی

بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرم گاہ کیسی ہوتی ہے ؟ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکالیں۔ مگر آپ مطلق چیں بہ جبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ ۔"

تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص۱۰۰

کسی بھی تبصرہ سے پیشتر میں اپنے تمام ناظرین سے معافی کا طالب ہوں۔ میں قطعاً اس موقف میں نہیں تھا کہ اس قدر گندی اور پھوہڑ عبارت درج کرتا۔ مگر دیوبندی گروپ کا اصلی اور صاف چہرہ آپ کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے مجبوراً بادل ناخواستہ اس عبارت کو نقل کرنا پڑا۔

اس پھوہڑپن پر اسلامی ٹھیکیداروں کو شرم و حیا نہیں ہے۔ بلکہ اپنے گروپ کے امام کی تعریف و توصیف میں اس طرح اس گندے واقعہ کو بیان کر رہے ہیں جیسے رشید احمد گنگوہی نے کوہِ ہمالہ کی چوٹی ماؤنٹ ایوسٹ پر اپنا قدم رکھ دیا ہو۔

کیا دیوبندی گروپ کی لغت میں 'شرم' 'حیا' 'غیرت' 'لاج' نام کا کوئی بھی لفظ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ چلو ہم مان لیتے ہیں کبھی گنگوہی صاحب کی کسی محفل میں ایسا واقعہ ہوا بھی ہو تو یہ کیا ضروری ہے کہ اس واقعہ کو کتاب میں بھی درج کردیا جائے اور مزے لے کر بیان بھی کیا جائے۔ سچ ہے۔

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ دیوبندی گروپ کے پاس شرم و حیا نام کی کوئی چیز نہیں۔ اس لئے کہ مخبرِ صادق رسولِ ذی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الحیاء شعبۃ من الایمان حیاء ایمان کا درجہ ہے۔

مطلب یہ کہ ایمان ہو تو حیا و شرم ہو اور جب ایمان ہی نہیں تو حیا و شرم کہاں ؟

دلوں پر جبر کیجئے اور غیرت و حیا کی دنیا کو چیلنج کرنیوالا ایک اور خواب ملاحظہ فرمایئے۔

خواب ۲ داڑھی والی دلہن

شاید آپ عنوان دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے ہوں گے کہ خدایا! یہ کیا ماجرا ہے۔ یہ الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ آخر یہ داڑھی والی دلہن دنیا کے کس گوشہ میں پائی جاتی ہے۔ تو آپ حیران نہ ہوں اور دیوبندی گروپ کی گندی تہذیب کو جاننے کیلئے خواب دیکھئے ؎

الفت میں ہر اک نقشہ الٹ نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

خیال رہے کہ دیوبندی گروپ کے سربراہ اعلیٰ اور تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی کے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی خود اپنا یہ خواب بیان کر رہے ہیں۔

> ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں۔ اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۲۸۹

دیکھا آپ نے خواب۔ دولہا بھی داڑھی والا اور دلہن بھی داڑھی والی۔ اسے کہتے ہیں آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔ یہ ہے دیوبندی گروپ کی ننگی تہذیب۔ اس گندے اور فحش خواب کو لکھتے اور شائع کرتے وقت انہیں ذرا بھی غیرت نہیں آئی۔ دل و دماغ کے دیوالیہ ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوگا۔ غضب خدا کا کس قدر بے حیائی کے ساتھ چٹخارے لے کر اس خواب کو بیان کیا جا رہا ہے اور آخری جملہ نے تو سارا بھرم کھول دیا ہے۔

> سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے۔

ذرد کا ہے عریقیں آپ کریں یا نہ کریں

عرض اتنی ہے کہ اس راز کا چرچا نہ کریں

تھوڑی دیر کو مان لیا جائے رشید احمد گنگوہی نے کبھی ایسا خواب دیکھا بھی تھا تو کیا یہ ضروری تھا کہ اس گندے اور ناجائز خواب" کو کتاب میں بھی شائع کیا جائے۔ کیا دیوبندی گروپ نے شرم و غیرت کا سر بازار نیلام کر دیا ہے؟ کیا اس خواب کو دیوبندی گھرانے کی عورتیں، لڑکے لڑکیاں نہیں پڑھتے ہوں گے؟ آخر اس خواب کو شائع کرنیکا مقصد؟

ہو سکتا ہے کوئی یہ کہہ دے کہ ارے! یہ تو خواب ہے۔ خواب کی کیا حیثیت؟ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب خواب کی کوئی حیثیت نہیں تو اسے جیتی جاگتی دنیا میں کیوں پیش کیا جاتا ہے ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

لیکن آیئے! ہم بتائیں کہ خوابوں کی دنیا میں مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے ساتھ نکاح کر کے لطف حاصل کرنے والے دولہا مولوی رشید احمد گنگوہی ہوش و حواس کی دنیا میں بھی ایسی ہی غلط اور ناجائز حرکتیں کرتے رہے ہیں۔ ذہنوں پر بوجھ نہ ہو تو آگے بڑھئے اور اب میرے ساتھ ذرا گنگوہ کی خانقاہ کا بھی ایک منظر دیکھ لیجئے تاکہ سیاق و سباق سے آپ کو نتیجہ برآمد کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ اور دیوبندی گروپ کی گندی تہذیب ہوش و حواس کی دنیا میں آپ کے سامنے آجائے۔ نیز جو طبقہ ظاہری تقدس اور پاکیزگی کا فریب دیکر ایمان و عقیدے کی دنیا کو تباہ و برباد کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ آپ ان کے صحیح خدوخال جان لیں۔

میاں! کیا کر رہے ہو

ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی (رشید احمد) اور حضرت نانوتوی (قاسم نانوتوی بانی مدرسۂ دیوبند) کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے

> حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے۔ اور مولانا کی طرف کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا (قاسم نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔
>
> ارواح ثلثہ حکایت ۳۰۵ صفحہ ۲۲۹

یہ ہے گنگوہی کی خانقاہ۔ جہاں دن کے اجالے میں مریدوں اور شاگردوں کے مجمع میں دیوبندی گروپ کے "دو بڑے" وہ حرکت نازیبا کر رہے ہیں کہ شیطان بھی دور کھڑا ہوا ہاتھ جوڑ کر یہ کہہ رہا ہے کہ شاباش! میرے شاگردو! تم نے استاد کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ایسا کام کیا ہے کہ اب میرے ماتھے پر بھی پسینہ آرہا ہے۔ اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں تم دونوں کا استاد ہوں یا تم دونوں میرے شاگرد؟

رات شیطاں کو خواب میں دیکھا
ساری صورت جناب کی سی تھی

قوم وملت کے باشعور اور سنجیدہ طبقہ کو دعوت غور وفکر ہے۔ کیا صوفیائے کرام اور مشائخ عظام نے خانقاہوں کا قیام اسی غرض سے کیا تھا کہ گنگوہی اور نانوتوی جیسے لوگ اپنی حرکتوں کے ذریعے خانقاہوں کو بدنام کریں اور نہ صرف یہ کہ خانقاہوں کے وقار کو مجروح کریں بلکہ ان غلط حرکتوں کو کتابوں میں شائع کر کے رہتی دنیا تک ماتھے کا کلنک بنائیں۔

ذرا آپ عبارت کے تیور ملاحظہ فرمائیں کس قدر دیدہ دلیری اور بے خوفی کے ساتھ رشید احمد گنگوہی نے بھری خانقاہ میں کہا کہ "یہاں ذرا لیٹ جاؤ" جس پر قاسم نانوتوی "کچھ شرما گئے"۔ دوبارہ کہا تو ادب کے ساتھ لیٹ گئے۔ پھر اسی جگہ تمام مریدوں شاگردوں کے سامنے رشید احمد گنگوہی بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے۔ ابھی تک کی بات تو پردے میں تھی۔ اور یہ تو ارباب دیوبند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پردے کو اٹھائیں کہ ایک پلنگ پر لیٹ کر رشید احمد گنگوہی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کو کون سا مسئلہ سمجھا رہے تھے۔ ہم تو صرف

آخری جملوں پر ایک بار پھر آپ کی توجہ چاہیں گے تاکہ آپ دیوبندی گروپ کے دو بڑوں کے گندے کردار سے یہ جان لیں کہ جس گروپ کے بڑوں کا یہ حال ہے کہ بھری خانقاہ میں باز نہیں آتے اس گروپ کے چھوٹوں کا کیا حال ہوگا۔ ارواح ثلثہ کی مندرجہ حکایات ۳۰۵ کے آخری جملوں پر طائرانہ نظر ڈال کر ہم آگے بڑھیں۔

> مولانا (قاسم نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔

بے غیرتی اور بے حیائی سے لبریز اس عبارت کو سمجھانے کیلئے کسی کی ضرورت نہیں۔ اس عبارت کا ایک ایک لفظ دیوبندی مولویوں کی بے شرمی کا جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ ؎

شرارت میں بھی شامل ہے امامت میں بھی داخل ہے
وہابی مولوی بھی فی المثل تھالی کا بیگن ہے

خواب ۸ توہین رسالت کا گناہِ عظیم

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی ایک کمسن شاگردہ یا مریدہ سے شادی کی۔ اس معاملہ میں بڑا ہنگامہ ہوا۔ ہنگامہ ختم کرنے کیلئے فوراً اشرف علی تھانوی نے خواب دیکھا۔ اب آپ خواب پڑھئے اور توہین نبوت کے ان مجرموں کیلئے سزا تجویز کیجئے۔

> میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے۔ یہ شاید اس طرف اشارہ ہو۔
>
> الافاضات الیومیہ جلد اول صفحہ ۶۸، ۶۹

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ دنیا کا وہ کون سا بے غیرت اور بے شرم بیٹا ہوگا جو خواب یہ دیکھے کہ مکان میں ماں آنے والی ہیں۔ اور اس کی تعبیر یہ لے کہ کمسن بیوی ملے گی اور وہ بھی کون سی ماں ..... اللہ اکبر۔ قیامت تک کے مسلمانوں کی ماں۔

وہ سیدہ ام المومنین .... جن کی نعلین کی خاک پر ہماری ماؤں کی عزت قربان۔

وہ زوجۂ سید المرسلین ...... جن کی عفت و عصمت تقدس و پاکیزگی کی گواہی قرآن ارشاد فرمائے۔ ازواج مطہرات کے مقدس گروہ کی وہ مقدس خاتون۔ جن کا حجرہ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ بنا۔

اللہ اللہ وہ ازواج مطہرات جن کے بارے میں رب فرمائے

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ — اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ (کنز الایمان)

(سورۂ احزاب (۲۲ واں پارہ) (ترجمہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی)

یہ آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا اور یہ زمین کیوں نہیں شق ہو جاتی سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں کس قدر شدید توہین اور گستاخی ہے۔ اور اس کے بعد بھی ایمان سلامت؟ حرمت اہلبیت کا مذاق اڑایا جائے اور اسلام محفوظ رہے؟ مندرجہ بالا خواب پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت خطیب مشرق، پاسبان ملت مناظر اہلسنت علامہ مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی الٰہ آبادی دامت برکاتہم القدسیہ فرماتے ہیں۔

"چونکہ مولوی تھانوی نے اپنی ایک کمسن شاگردہ یا مریدہ سے شادی کی تھی اس لئے عوام کو پٹی پڑھانے کیلئے خواب کے علاوہ قرآن کی آیت تو مل نہیں سکتی تھی۔ بس اس کا آسان طریقہ یہی تھا کہ خواب دیکھا جائے اور اسے چھاپ کر اپنے متوسلین کو مطمئن کیا جائے۔

دیوبندی عوام کا ذہن و فکر بھی کچھ ایسا مفلوج اور لاعلاج سا ہے کہ میلاد و قیام کے ثبوت میں حدیث پیش کیجئے تو برجستہ بول اٹھیں گے یہ تو حدیث ضعیف ہے۔ لیکن اپنے آقاؤں کے مناقب و محاسن میں من گھڑت خوابوں کو وہ سورۂ یٰسین اور سورۂ رحمٰن سے کم نہیں سمجھتے۔ معاذ اللہ۔

مندرجہ بالا حوالہ کوئی تبصرہ نہیں چاہتا۔ ایسی ننگی عبارت کو تبصرے کا لباس پہنانا بھی تضیعِ اوقات کے مترادف ہے۔ بس اسے پڑھ لیجئے اور اپنی بے کسی اور مظلومی کا شدت سے احساس کر کے اس کا فیصلہ کیجئے کہ خدا کی بچھائی زمین پر ہم سے بھی زیادہ کوئی مظلوم ہے"۔

حضرت خطیب مشرق علامہ نظامی صاحب قبلہ اب اس کے بعد ہم سنیوں میں چھپے ہوئے منافق صفت لوگوں کی خبر لیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔

" حد ہے! غیر تو غیر ٹھہرے آج جو سنیوں کا لبادہ اوڑھے ہیں۔ ان میں بھی کچھ ایسے منافق ہیں جن کا مشن یہ ہے کہ اب ان مسائل کو نہ چھوا جائے۔ ان ظالموں سے دریافت کرو کہ کوئی تمہیں کچھ کہہ دے تو اس سے جنم بھر انتقام لیتے رہو۔ اس کی توبہ نہ قبول کرو۔ اور ایسے سرکش اور نافرمان جو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عزت و حرمت کے خلاف ایک محاذ جنگ قائم کر رکھا ہے ان سے تم یارانہ اور سانٹھ گانٹھ چاہتے ہو۔ اسے تمہارا مردہ ضمیر گوارا کر سکتا ہے جس کی رگوں کا خون ابھی باقی نہیں ہوا وہ ہمیشہ اس تحریک کے خلاف نفرین وملامت کرتا رہے گا۔

دوستو! یہ تصویر کا ایک رخ ہے۔ یعنی جب آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق خواب دیکھیں گے تو سرکار کو اردو سکھائیں گے۔ یا باورچی بنائیں گے۔ معاذ اللہ لیکن جب اپنے آقاؤں سے متعلق خواب دیکھیں گے تو اس کا انداز ہی جداگانہ ہوگا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ایک سمجھی بوجھی اسکیم کے تحت خواب بھی دیکھا جاتا ہے۔ اب اس کی صحیح تعبیر یہ ہوگی کہ یہ خواب دیکھا نہیں جاتا بلکہ لایا جاتا ہے۔ آمد اور آورد کا فرق ہے"۔

خدائے کریم اپنے محبوب رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ حضرت خطیب مشرق علامہ نظامی صاحب قبلہ کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور دنیائے سنیت تادیریان سے فیض یاب ہوتی رہے۔ آمین۔ بہت ہی شاندار اور ایمان افروز تبصرہ فرمایا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ سنیت کے نقاب میں جو گندی صورتیں چھپی ہوئی ہیں ان کی بھی خوب نقاب کشائی فرمائی ہے۔

خوشخبری

رضا اکیڈمی بمبئی نے اعلیحضرت امام
احمد رضا خاں کا ترجمہ قرآن کنزالایمان

کو انگریزی میں شائع کیا ہے
اگر آپ کو مطلوب ہو تو رضا
کیسٹس ۴،۲ ایس. وی. پی. روڈ
ڈونگری بمبئی ۹ سے حاصل
کریں۔

ہدیہ پچاس روپئے۔ =/۶۰

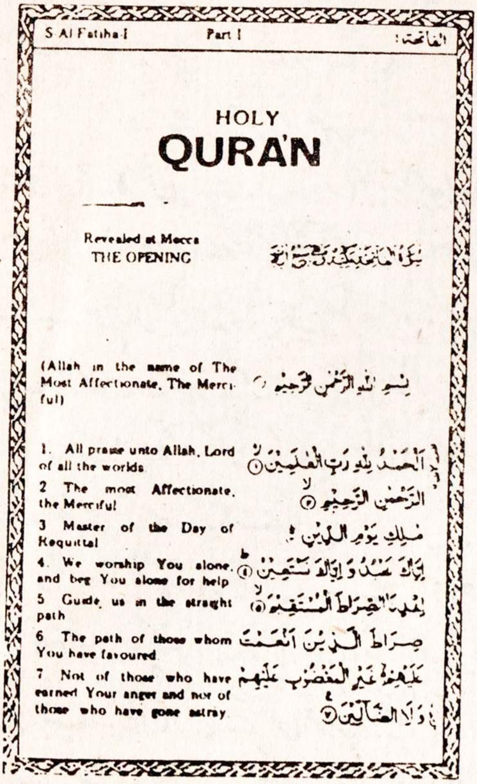

S Al Fatiha I | Part I | الفاتحة ۱

HOLY
QURAN

Revealed at Mecca
THE OPENING

(Allah in the name of The Most Affectionate, The Merciful) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

1. All praise unto Allah, Lord of all the worlds. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١

2 The most Affectionate, the Merciful. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢

3 Master of the Day of Requittal. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣

4. We worship You alone, and beg You alone for help. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤

5 Guide us in the straight path. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥

6 The path of those whom You have favoured. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

7 Not of those who have earned Your anger and nor of those who have gone astray. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

نوری محفل

کاانعقاد ہر جمعرات کو شب میں دس بجے ۷،۴۴ گھوگھاری محلہ بمبئی نمبر ۳ میں ہوتا ہے۔

خواب نمبر ۹ ...... اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

ابھی آپ نے پڑھا کہ مولوی اشرف علی تھانوی سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھکر نئی نویلی دلہن ملنے کی تعبیر لے رہے ہیں۔ معاذ اللہ وہی اشرفعلی تھانوی آگے بڑھ کر کون سا دعویٰ کر رہے ہیں۔ ہوش و حواس کی دنیا میں مندرجہ ذیل خواب پڑھیے اور دیوبندی گروپ کے ایک بڑے کی جرات و گستاخی و بیباکی کا اندازہ لگائیے۔

قفس و بلبل و گل ہی یہ نا مانوس خیال ؛ تیری ہستی سے زیادہ کوئی صیاد نہیں

ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا۔ اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندے نے دوسری کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی۔ اس لئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا۔ اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ (یعنی اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہوں) اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو (تھانوی کو) اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا۔ اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔

بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللّٰھم صلِّ علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی۔ حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں۔ کہاں تک عرض کروں۔

یہ مرید کا حال ہے۔ اب اس کے پیر تھانوی صاحب کا جواب سنئے۔

جواب :۔ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

(معاذ اللہ)

رسالہ **الامداد** ماہ صفر ۱۳۳۶ھ

دلوں کی شقاوت کا اندازہ لگایئے کہ خواب تو خواب بیداری میں بھی نادان اشرف علی رسول اللہ اور سیدنا و نبینا اشرف علی کہتا ہے۔ اور حیلہ و بہانہ یہ کہ زبان پر قابو نہیں۔ زبان بے اختیار ہے۔ مجبور ہوں۔ میں کہتا ہوں کبھی اس زبان سے یہ نکل جاتا کہ ہمارے پیر ...... شیطان کی طرح ہیں۔ ان کی صورت گدھے کی طرح ہے۔ وہ تو ذرہ ناچیز سے کم تر ہیں اور اس کے بعد مرید یہ کہتا کہ میں چاہتا ہوں کہ قبلہ و کعبہ بولوں۔ حضور حضرت کہوں۔ مگر زبان پر کنٹرول نہیں۔ زبان اختیار سے باہر ہے تو تھانوی صاحب کیا کوئی بھی ذی ہوش یہ تعبیر ہرگز ہرگز نہیں لیتا کہ اس خواب سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تمہارا پیر عجز و انکسار کا پیکر ہے خلق و اخلاص کا مجسمہ ہے بلکہ مرید سے یہ کہتے کہ گستاخ! زبان بے قابو ہونے کا بہانہ بناتا ہے توبہ کر۔ دوبارہ بیعت کر۔ پیر کی گستاخی کے بعد تیری بیعت برقرار نہ رہی۔

سوال یہ ہے کہ جب یہاں پر زبان کے بے قابو ہونے کا حیلہ بہانہ قابل قبول نہیں ہو سکتا تو الامداد کے مذکورہ خواب میں زبان کے کنٹرول سے باہر ہونے کا بہانہ کیوں کر قبول ہے؟

تیری نگاہ نے محفل میں دفعتاً اٹھ کر
کسی کا حال بگاڑا کسی کا مستقبل

چاہئے تو یہ تھا کہ اس خواب پر اطلاع ملنے کے بعد مولوی تھانوی مرید سے توبہ کراتے دوبارہ کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے کہ تمام فقہائے کرام کا اجماع ہے کہ غیر نبی و رسول کا کلمہ پڑھنا کفر ہے۔ اور غیر نبی و رسول پر بلا واسطہ درود پڑھنا جائز نہیں۔ مگر آقائے کائنات رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سری و برابری کا جو خناس دلوں میں گھسا ہے۔ وہ آخر کہاں چھپ سکتا ہے۔ کسی نہ کسی طرح وہ اپنی شیطنت کا اظہار تو کرے گا۔

اندازہ لگائیے وہ ذہن کس قدر آوارہ ہے جو اپنے لئے منصب رسالت حاصل کرنے کو تیار اور امام الانبیا سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کے علم مبارک کو جانوروں سے مثال دے کر بھی مومن و مسلم ہونیکا دعویدار ہے۔ معاذاللہ۔

اپنے لئے اپنے مرید کی زبانی منصب رسالت کا جھوٹا اعلان کرنے کے بعد "بڑے میاں" یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی تھانوی کے کان پکڑے کہ نادان! جب شاگرد ہو کر تم نے یہ مقام حاصل کر لیا تو اب میرا کیا ہو گا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ گرو گڑ رہے چیلا شکر ہو گئے۔ اب بڑی مشکل آئی کہ رسالت کے بعد تو صرف ایک ہی مقام باقی تھا اور اگر اس کا اعلان کر دیا جاتا تو دنیا فرعون و نمرود کی فہرست میں ایک نام کا اضافہ کر دیتی۔ لہٰذا سوجھ بوجھ اور دانشمندی سے کام لیتے ہوئے مولوی تھانوی نے اپنے گرو کی خدمت میں عرض کیا حضور! آپ فکر مند نہ ہوں۔ مقامات بلند کا ہول سیل ڈائرکٹر میں ہوں۔ اور یہ تو اپنے گھر کی بات ہے بس صرف ایک رات اور انتظار کیجئے۔ دوسرے روز خواب کے راستہ آپ کے مقام کا اعلان کر دوں گا۔ ثبوت کیلئے خواب دیکھئے۔

خواب نمبر ۱ یہ مونہہ اور مسور کی دال

مولوی رشید احمد گنگوہی کی سوانح حیات "تذکرۃ الرشید" کے مصنف نے گنگوہی جی کے مقامات کا ذکر کرتے ہوئے رقم طرازی کی ہے۔

> حضرت مولانا اشرف علی صاحب — فرماتے تھے ایک مرتبہ مجھے خیال ہوا کہ حضرت امام ربانی .... (یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی) کی ولایت اور مقبولیت تو ظاہر ہے۔ مگر اولیا اللہ کے مراتب مختلف ہیں۔ خدا جانے حضرت کا مرتبہ کیا ہے؟ ایک دن کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت (مولوی رشید احمد گنگوہی) مسجد میں تشریف فرما ہیں اور میں سامنے بیٹھا ہوں ایک بزرگ ہاتھ میں عصا لئے ہوئے تشریف لائے اور حضرت (مولوی رشید احمد گنگوہی) کی طرف اشارہ فرما کر مجھ سے مخاطب ہو کر یوں ارشاد فرمایا کہ "دیکھ لو یہ قطب الارشاد" ہیں اس کے بعد فوراً آنکھ کھل گئی۔ اور دل کو اطمینان ہو گیا۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم صـ۳۰۶

دیکھا آپ نے یہ وہی مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں جنہوں نے داڑھی والی دلہن سے نکاح کیا۔ گنگوہ کی خانقاہ کو اپنے گندے کام سے نجس و ناپاک کیا۔ اور گیہوں کے دانہ جیسے مشکل مسئلہ کا فوراً جواب دیا۔ (تینوں کا حوالہ گذشتہ صفحات میں گزر گیا) اور اس سب کے بعد بھی قطبیت کی گدی سلامت۔ اگر ان جیسے ہی لوگ یہ مقدس اور پاکیزہ منصب و مقام پاتے رہے تو پھر خدا حافظ۔ سہ

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا ست
کار طفلاں تمام خواہد شد

دل و نگاہ کا اندھا پن دیکھئے۔ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و اعجازات و اعزازات کے بارے میں آیات قرآنیہ احادیث صحیحہ کا انکار ہے اور اپنے مولوی صاحب

کے بارے میں جھوٹے اور غلط خواب کو آیاتِ قرآنیہ کا درجہ دینے کی ناپاک کوشش ہے۔ معاذاللہ

وہ ظلم بھی ڈھاتے ہیں تو فرماتے ہیں احساں
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو خاطر شکنی ہے

خواب ۱۱ ہاتھ کی کرامت

مولوی تھانوی کے خواب کے ذریعہ آپ نے مولوی گنگوہی کی قطبیت کو جان لیا اب ذرا آگے بڑھیئے۔ اور اس نام نہاد قطب کے ہاتھ کی کرامت بھی دیکھ لیجئے۔ مگر خیال رہے دیوبندی گروپ کے یہاں سارے امور خواب ہی میں انجام پاتے ہیں۔ آپ شروع سے اب تک بڑھتے آرہے ہیں کہ جہاں کوئی ضرورت پیش آئی خواب حاضر۔ کوئی معاملہ ہوا اور خواب کے ذریعہ اس کا بیان۔ ہوش و حواس کی جیتی جاگتی دنیا سے انحراف کرکے خوابوں کے ذریعہ پروان چڑھنے والی اس گستاخ قوم نے اپنے دھرم کی بنیاد ہی خواب پر رکھی ہے۔ اور ان کا تمام تر سرمایہ صرف خواب ہی خواب ہیں۔

مقام غور و فکر ہے کہ جس خواب میں اپنے مولوی صاحب کی عظمت نظر آتی ہے۔ کوئی مقام رسالت پر فائز نظر آتا ہے اور کوئی قطب دکھائی دیتا ہے۔ ان ہی خوابوں میں رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم دیوبند میں اردو پڑھتے نظر آتے ہیں اور مولوی رشید احمد گنگوہی کا کھانا پکاتے نظر آتے ہیں۔ معاذاللہ۔ یہ خوابوں کا تضاد کیوں ؟۔

مجھے عرض کرنے دیجئے یہ تضاد صرف اس لیے کہ ہم اہلسنت وجماعت نے بفضلہ تعالیٰ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو مانا ہے اور دیوبندی گروپ نے صرف اپنے "مولانا" کو مانا ہے۔ ہم اہلسنت وجماعت تمام تر عظمتوں رفعتوں کا مالک اپنے آقا رسول ذی وقار علیہ التحیۃ والتسلیم کو جانتے اور مانتے ہیں۔ جبکہ دیوبندی گروپ اپنے مولویوں کو سب کچھ مانتا اور جانتا ہے۔ لیکن رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ذرۂ ناچیز سے کم تر" "اپنے جیسا بشر" اور "مرکر مٹی میں ملنے والا" سے زیادہ ماننے کو تیار نہیں۔ معاذاللہ

رب العلمین - لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم - ثبوت پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے - ہم تو اب بھی بڑے خلوص کے ساتھ حق کی راہوں کی طرف آواز دے رہے ہیں - اور یہ عرض کر رہے ہیں -

جاگ اٹھو وقعۂ تدبیر ملے نہ ملے

خواب پھر خواب ہے تعبیر ملے نہ ملے

آیئے! آگے بڑھیں - اور خواب میں ہاتھ کی کرامت دیکھ لیں - کتاب تذکرۃ الرشید کے مرتب نے منشی امیر حسن گنگوہی نامی ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کو کسی نے عمل بتایا کہ خواب میں کسی مردے کو دیکھو تو اس کے دونوں انگوٹھے پکڑ کر جو پوچھو وہ بتا دے گا - اب اس کے بعد کا واقعہ خود ان کی زبانی سنئے -

> اتفاق سے گنگوہ میں ایک شخص شیعہ مذہب مر گیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا فوراً اس کے ہاتھ کے دونوں انگوٹھے میں نے پکڑ لئے وہ گھبرا گیا - اور پریشان ہو کر بولا جلدی پوچھو جو پوچھنا چاہو مجھے تکلیف ہے - میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ مرنے کے بعد تم پر کیا گزرا اور اب کس حال میں ہو - اس نے جواب دیا کہ عذاب میں گرفتار ہوں حالتِ بیماری میں مولانا رشید احمد صاحب دیکھنے تشریف لائے تھے جسم کے جتنے حصے پر مولوی صاحب کا ہاتھ لگا بس اتنا جسم تو عذاب سے بچا ہے باقی جسم پر بڑا عذاب ہے - اس کے بعد آنکھ کھل گئی -
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۳۲۴

غور فرمایئے جسم کے جتنے حصہ پر گنگوہی جی کا ہاتھ لگا اتنا حصہ عذاب سے محفوظ ہو گیا مطلب یہ کہ گنگوہی جی کا ہاتھ نہ ہوا بلکہ واٹر پروف، ساؤنڈ پروف اشیاء کی طرح یہ ہاتھ عذاب پروف ہو گیا - جہاں رکھ دیں وہ حصہ عذاب سے بچ جائے - بڑی اچھی ترکیب ملی دیوبندی گروپ کو -

گنگوہی جی کا ہاتھ پورے بدن پر رکھالیں تو پورے بدن کے عذاب سے محفوظ رہنے کی ضمانت مل جائے۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ گنگوہی تو دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب آج ان کے ماننے والے کیا کریں۔ تو سیدھی ترکیب ہے کہ جائیں اور گنگوہی جی کی قبر کے اوپر سیدھے سیدھے لیٹ جائیں۔ آخر اتنے سالوں سے گنگوہی جی قبر میں "بند" ہیں۔ کچھ تو مٹی میں اثر آ ہوگا۔ اور گنگوہی جی کچھ تو اپنے ماننے والوں کی مدد کریں گے۔

خیال رہے کہ یہ اس دیوبندی گروپ کا اپنے مولوی کے بارے میں ذہن و فکر ہے جو رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشکل کشا، صاحب عطا، دافع بلا، ماننے پر پورے ملک میں ہم سے مناظرہ و مجادلہ پر تیار ہے۔ ؎

الفت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

خواب ۱۲ برابری کا دعویٰ

آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے برابری اور ہم سری نیز توہین و گستاخی کا جو شیطان دلوں میں سمایا ہے وہ رہ رہ کے سر ابھارتا ہے اور جیتی جاگتی دنیا سے ہٹ کر خوابوں میں بھی دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے توہین رسول کے ناپاک جرم میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ ثبوت کیلئے مندرجہ ذیل خواب پڑھئے ؎

ساحل کے اس سکوں ہی پہ جاؤ نہ دوستو
پنہاں ہیں اس سکوں میں بھی طوفاں بڑے بڑے

نواحِ سورت میں کسی گاؤں کے مسجد کے امام ایک شخص ہیں۔ سلیمان میاں ان کا نام ہے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک تخت پر دو بزرگ نہایت پاکیزہ صورت والے بیٹھے ہوئے

ہیں اور ایک شخص تخت کے نیچے کھڑا ہے۔ اس شخص سے سلیمان میاں
نے دریافت کیا کہ یہ بڑے شخص کون ہیں اور ان کے پاس تخت پر بیٹھے
ہوئے دوسرے بزرگ کون ہیں اس شخص نے جواب دیا کہ بڑے
تو فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے شخص مولوی احمد کے
پیر مولانا رشید احمد صاحب ہیں۔

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۳۳۲

اللہ اکبر! وہ آقائے محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی بارگاہ کا ادب قرآن سکھائے اور جن کی بے ادبی اور گستاخی کو قرآن کفر بتائے۔

وہ رفعتوں کے تاجدار، سید ابرار علیہ التحیۃ والثنا جن کے دربار کے خادم سیدنا روح الامین حضرت جبریل علیہ السلام۔ اور سیدنا اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں عرض کریں ؎

یہی بولے سدرہ والے، چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے، ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے اک نے اک بنایا

وہ شہنشاہِ زمین وزمان جہاں سیدنا صدیق اکبر وسیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان جیسے اجلہ صحابۂ کرام غلامی ووفاداری کا پیکر نظر آئیں۔

اور ان آقا کے برابر بیٹھے ہیں گنگوہی جی معاذ اللہ رب العالمین عداوت وشقاوت کا انداز ہ لگایئے۔ اور دیوبندی گروپ کی گستاخی وبیباکی سمجھئے۔ ان دلائل وبراہین کے بعد کیا اب بھی یہ کہا جائے گا کہ سنی علماء جھگڑے کی بات کرتے ہیں۔ فتنہ وفساد پھیلاتے ہیں۔ واللہ العظیم! یہ جھگڑا نہیں ایمان وکفر کا معاملہ ہے۔ جب تک دیوبندی گروپ اس گستاخی وتوہین سے علی الاعلان توبہ اور ان مولویوں سے اپنی نفرت وبیزاری کا اظہار نہیں کرتا ہم ان کی

نقاب کشائی کرتے ہی رہیں گے۔ تاکہ آنیوالی نسلیں بھی ان گستاخوں بہروپیوں کو جان پہچان کر ایمان کی قیمتی دولت سلامت رکھیں۔

کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

خواب ۱۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت کا دعویٰ

خوش نما آغاز اک دھوکہ ہی دھوکہ ہے فقط
ہر نظر کو واقف انجام ہونا چاہیے

دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے توہین رسول کے ناپاک اور گندہ جرم میں تو گرفتار ہی ہیں چھوٹے بھی اس جرم کے مرتکب ہیں۔ اس گروپ کے نامی گرامی مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے مرنے کے بعد اخبار الجمعیۃ دہلی نے شیخ الاسلام نمبر شائع کیا۔ اس میں ایک خواب درج ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

> الحمد للہ والشکر للہ آج شب یکشنبہ بوقت دو ساعت ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۷۴ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۵۵ء اس روسیاہ سراپا عصیاں کو عالم رویا میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد و معلوم لہٗ کی زیارت منامی نصیب ہوئی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب ایک حجرہ میں تشریف فرما ہیں اور متصل ایک دوسرے کمرے میں کتب خانہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتب خانہ سے ایک مجلد کتاب اٹھائی جس میں دو کتابیں تھیں اک کتاب کے ساتھ دوسری کتاب تھی۔ وہ خطبات جمعہ کا مجموعہ تھا۔ اس مجموعہ خطب میں وہ خطبہ نظر انور سے گذرا جو مولانا حسین احمد مدنی مدظلہٗ خطبہ جمعہ پڑھا کرتے ہیں۔ جامع مسجد میں بوجہ

جمعہ مصلیوں کا مجمع بڑا ہے۔ مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے جراءت کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا کی اقتدار میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالِکَ حمداً کثیراً کثیراً۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ضعیف العمر تھے ریش مبارک سفید تھی۔

الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر صد ۱۶۴

سعادت اور فیروز بختی تو یہ تھی کہ آج موقع مل گیا ہے لہٰذا حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدار میں نماز ادا کی جائے۔ مگر دلوں کی شقاوت اور خباثت کا اندازہ لگائیے کہ ظالم حضرت خلیل علیہ السلام سے یہ کہتا ہے کہ حسین احمد ٹانڈوی سے فرمائیں کہ وہ نماز جمعہ کی امامت کریں۔ اور اس کے بعد شکر بھی ادا کر رہا ہے۔ ہوش و حواس کے ساتھ جیتی جاگتی دنیا میں آپ خیال فرمائیں کہ چھوٹے سے بڑے تک ہر دیوبندی مولوی حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و گستاخی کو اپنا شعار بنا چکا ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح یہ ظالم طبقہ دامان نبوت سے کھیل رہا ہے۔

معذرت

سنہ ۱۹۷۷ء میں مندرجہ بالا عنوان تک اس کتاب کی ترتیب ہو چکی تھی۔ اور تکمیل کے بعد کتاب کی اشاعت کا پروگرام تھا۔ مگر اچانک چند حادثات ہوئے اور مصروفیات میں اس قدر اضافہ ہوا کہ ترتیب کا تمام کام رک گیا۔ ایسا رکا کہ تقریباً دو سال

تک اس کتاب کی طرف ذرا بھی توجہ نہ ہوئی اور اشاعت میں تاخیر ہوتی رہی جس کی معذرت قبول فرمائیں۔

اب جبکہ ماہ جون ۱۹۸۰ء میں اس کی دوبارہ ترتیب شروع کی تو ملک میں "جشن دیوبند" کا ہنگامہ سرد ہو چکا ہے۔

جشن دیوبند ـــ جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق تقریباً دو کروڑ روپیہ صرف ہوا!

جشن دیوبند ـــ جشنِ میلاد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرک کہنے والے دیوبندی گروپ کا "شرکِ اعظم"۔

جشن دیوبند ـــ جس کی خاطر نشر و اشاعت اور پبلسٹی کا ہر جائز و ناجائز ذریعہ استعمال کرکے قوم کے سامنے ایک ہنگامہ بپا کیا گیا۔

مگر جب اردو کے مشہور ترین ہفت روزہ اخبار بلٹز بمبئی کے خصوصی نامہ نگار نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا تو مضمون کا عنوان تھا۔

> دیوبند کا میلہ ـــ لاکھوں کی بربادی کس لئے ـ ؟ ـ
> ہفتہ وار بلٹز بمبئی ۱۰ مئی ۱۹۸۰ء صد ۱۴

اسی مضمون میں نامہ نگار خصوصی نے بڑا خوبصورت طنز کرتے ہوئے لکھا ہے۔

> جہاں تک بھیڑ و دھکم پیل کا تعلق ہے لوگ بتاتے ہیں کہ کمبھ کے میلے سے بھی کہیں زیادہ تھی۔
> اخبار بلٹز ۱۰ مئی ۱۹۸۰ء صد ۱۴

مطلب یہ کہ جشن دیوبند نہ ہوا کمبھ کا میلہ ہو گیا۔ اسی جشن دیوبند کے سلسلے میں نہ جانے کتنے جھوٹے اور غلط خواب بیان کیے گئے بلکہ چندہ وصول کرنے کیلئے کچھ خواب تو ایسے

بھی دیکھے دکھائے گئے جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی جشن دیوبند کیلئے چندہ دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ جب دیوبندی دھرم کی بنیاد صرف اور صرف خوابوں پر ہے تو انہیں حقیقت سے کیا واسطہ؟ دیوبندی گروپ کے پاس جو بھی سرمایہ ہے وہ خوابوں کے راستہ ہی آیا ہے۔ اب اس خوابوں کی بارات میں ایک تازہ ترین خواب اور ملاحظہ فرمائیں۔

خواب ۱۴ خانہ کعبہ کی چھت پر قاسم نانوتوی

یہ زخم تازہ اور ہے زخم کہن کے پاس
صیاد نے قفس کو رکھا ہے چمن کے پاس

نئی دہلی سے شائع ہونیوالے ہفت روزہ اخبار "ہجوم" نے دیوبند جشن صد سالہ نمبر شائع کیا اور اس کے صفحہ اول پر بانئ مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کا خواب مدرسہ دیوبند کی عمارت کے فوٹو کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ آپ بھی خواب دیکھ لیجئے۔

> بانئ دار العلوم کا ایک خواب۔ میں خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوں اور میرے دونوں ہاتھوں اور پیروں کی دسوں انگلیوں سے نہریں جاری ہیں اور ..... اس خواب کی تعبیر آج اپنا صد سالہ جشن منا رہی ہے۔
>
> ہفتہ وار "ہجوم" دہلی ۲۸ مارچ ۱۹۸۰ء

دیوبند کی جھوٹی عظمت ظاہر کرنے کیلئے کیسے کیسے خوابوں کے جال بنے جا رہے ہیں کہیں معلم کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام دیوبند میں اردو پڑھتے نظر آئیں۔ کسی خواب میں دیوبند کے جھونپڑے جنت میں نظر آئیں۔ کسی کو بدنامی کا ڈر ہو تو دیوبند کا سارا بہی کھاتہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کرے۔ اور بانئ دیوبند کو بدخوابی ہو تو خود کو کعبۂ معظم کی چھت پر کھڑا دیکھیں۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ جس دھرم کی بنیاد ہی خوابوں پر ہو وہاں خوابوں کی کمی نہیں۔

دن میں خواب رات میں خواب۔ رنگین خواب، سنگین خواب۔ اوران خوابوں میں توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ناپاک جرم ہے۔

کہتے کہتے ہونٹ تھرانے لگے روداد غم
ہوتے ہوتے اشک آنکھوں میں نمایاں ہوگئے

دیوبندگی گروپ کے جو خواب بھی دستیاب ہوسکے وہ حاضر ہیں۔ تلاش و جستجو اب بھی جاری ہے اور مزید خواب دستیاب ہوں گے وہ آئندہ شامل کردیئے جائیں گے اب آپ پھر ایک بار میرے ساتھ سپنوں کے محل سے نکل کر حقیقت کی دنیا میں قدم رکھئے اور دیوبندی گروپ کے پانچ سنسنی خیز حوالے ملاحظہ فرمایئے۔

دل کو سکھائے غم نے قرینے نئے نئے
طوفاں نئے نئے ہیں سفینے نئے نئے

- بارگاہ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت کا کما حقہ پاسدار
- مسلک اہلسنت وجماعت وسلف صالحین کا صحیح ترجمان
- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی زبان

کنز الایمان ترجمۂ قرآن اردو

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز

ملنے کا پتہ:۔ محمد سراج رضا نواسہ حضور مفتی اعظم خواجہ کتب بریلی شریف۔ (یو۔پی۔)

پانچ سنسنی خیز انکشافات

خوابوں کی بارات سے نکل کر جیتی جاگتی دنیا میں دیوبندی گروپ کی گندی اور ننگی تصویر سر کی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایئے۔

حوالہ نمبر ۱ بھڑوا ہے رے بھڑوا ....

آپ عنوان دیکھ کر ناراض نہ ہوں ۔ بلکہ پوری طمانیت اور سکون کے ساتھ مندرجہ ذیل واقعہ پڑھیں حقیقت خودبخود آپ کے سامنے آجائے گی ۔

مولوی اشرفعلی تھانوی کے ایک ماموں تھے ۔ اپنے ماموں کا تذکرہ کرتے ہوئے مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک مجلس میں ان ماموں کا واقعہ بیان کیا ۔ اب آپ تھانوی جی کی ہی زبانی ان کے ماموں کا واقعہ سنئے ۔

حیدرآباد سے اول بار کانپور تشریف لائے تو چونکہ جلے بھنے بہت تھے ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے ۔ عبدالرحمٰن خاں صاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اور ان کے حقائق و معارف سنکر بہت معتقد ہوئے ۔ عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمائیے تاکہ سب مسلمان منتفع ہوں ۔ ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزادانہ رندانہ دیا ۔ کہا کہ خاں صاحب میں اور وعظ سہ صلاح کار کجا و من خراب کجا ۔ پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ ہاں ایک طرح کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے ۔ عبدالرحمٰن خاں صاحب بیچارے متین بزرگ تھے ۔ سمجھے کہ ایسا طریقہ کیا ہوگا کہ جس کا انتظام نہ ہوسکے ۔ یہ سن کر بہت اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے ۔ ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہوکر بازار میں ہوکر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا ۔ بھڑوا ہے رے بھڑوا اور اس حالت میں حقائق و معارف بیان کروں ۔

الافاضات الیومیہ (ملفوظات تھانوی) حصہ ہفتم ص ۸۲ و ۸۳

میں جانتا ہوں کہ یہ نحش واقعہ ہمارے قارئین کی سلیم وحلیم طبیعتوں پر گراں گزرا ہوگا۔ پاکیزہ ذہن اسے قطعاً گوارا نہ کریں گے۔ مگر دیوبندی گروپ جو ظاہری تقدس اور نمائشی پاکیزگی کی آڑ میں ایمان و عقیدہ پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ اس کے گندے عقیدوں کے بعد یہ ضروری تھا کہ ان کا گندہ اور ناپاک کردار و عمل بھی آپ کی عدالت میں پیش کیا جائے۔

اس گندے اور نحش حد درجہ ناپاک واقعہ پر تبصرہ کر کے میں وقت ضایع نہیں کرنا چاہتا اور نہ یہ واقعہ کسی تبصرہ کو چاہتا ہے۔ میں تو آپ کی عدالت میں صرف دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا سوال تو یہ ہے کہ اس واقعہ میں جس گندی اور ناپاک ترتیب کے ساتھ حقائق و معارف بیان کرنے کا جو ذکر ہے وہ حقائق و معارف تو دین کے امور اور دین ہی کی باتیں ہیں۔ تو پھر کیا اس طرح اشرف علی تھانوی کے ماموں نے اسلامی تعلیمات کا مذاق نہیں بنایا۔ اور اس واقعہ کو بیان کر کے اشرف علی تھانوی بھی اس مذاق اور دین کے تمسخر میں برابر کے شریک نہ ہوئے۔ کیا اس طرح دین کا مذاق بنانے والا مسلمان ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ ناپاک نجس گندی بات تو کوئی پاگل سے پاگل دیوانہ سے دیوانہ کیر آف فٹ پاتھ بھی نہیں کہتا۔ بفرض محال کسی موقع پر تھانوی جی کے ماموں نے اس طرح کہا تو یہ کیا ضروری تھا کہ اس واقعہ کو خوب مزے کے ساتھ کتاب میں بھی شائع کیا جائے۔ کیا اس گندے گھناؤنے اور نحش واقعہ کا اثر نوجوان نسلوں پر نہیں پڑے گا۔ آخر وہ کون سا معاملہ تھا جس نے اس ناپاک واقعہ کو کتاب میں شائع کرنے پر مجبور کیا۔

کیا دیوبندی دھرم میں شرم و غیرت حیا لاج کسی کا بھی وجود نہیں؟ غور فرمائیے! نمائشی پاکیزگی اور ظاہری سجدوں کا ڈھونگ رچانے والوں کا کردار و عمل کس قدر گندہ اور نجس ہے۔ سے

شیخ صاحب سے رسم و راہ نہ کی
شکر ہے زندگی تباہ نہ کی

تبلیغی جماعت کی گندی تعلیم

تبلیغی جماعت ۔ جو وہابی دیوبندی عقیدہ پھیلانے کیلئے آل ورلڈ پیمانے پر کام
کررہی ہے اور کافروں مشرکوں کو مسلمان بنانے کے بجائے مسلمان کو مسلمان بنانے
کی دعویدار ہے ۔ حضور سیدنا سلطان الہند عطائے رسول معین بیکساں خواجۂ
خواجگاں سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جے پال کو عبداللہ بیابانی بنایا
لیکن تبلیغی جماعت والے عبداللہ کو عبداللہ بنانے کا پلان بنائے ہوئے ہیں ۔ بلکہ
یوں کہئے کہ خوش عقیدہ کو بد عقیدہ بنا رہے ہیں ۔ سنیوں کو وہابی دیوبندی بنانے کی
سازش جاری ہے ۔ ان کا مقصد نماز کلمہ کی اشاعت نہیں بلکہ نماز و کلمہ کے پردے
میں اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو پھیلانا مقصد ہے ۔ ثبوت کیلئے مولوی الیاس کاندھلوی
بانی تبلیغی جماعت کا یہ قول پڑھئے ۔

> ایک بار فرمایا ۔ حضرت مولانا تھانوی (اشرف علی تھانوی)
> نے بہت بڑا کام کیا ہے ۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی
> ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی ۔
> ملفوظات مولانا الیاس ص ۴۷ ملفوظ نمبر ۵۶

عبارت کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا مقصد نماز و کلمہ
نہیں ۔ بلکہ نماز و کلمہ کے پردے میں اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو عام کرنا ہے ۔
اندیشہ یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرتے کرتے کہیں موجودہ تبلیغ
والے ماموں جان کی اس تعلیم پر عمل کر کے اس کو بھی پھیلانا شروع نہ کر دیں ۔
تصورات کی دنیا میں اندازہ لگائیے وہ دن کس قدر سیاہ اور تاریک و بھیانک
ہوگا جس دن اس طرح کی گندی اور نجس تعلیم کو عام کیا جائے گا ۔ اللھم احفظنا ۔

اہل نظر سمجھتے ہیں جیسا یہ باغ ہے
ہر پھول پہ اداسی ہے ہر پھل پہ داغ ہے

حوالہ نمبر ۲ مزہ تو ....

مولوی اشرف علی تھانوی کے ماموں کو آپ نے بازاروں میں ننگا دیکھا۔ اب ذرا بھانجہ کو یعنی خود آنجہانی تھانوی جی کو بھی دیکھئے۔ اور ان کے گندے کردار کو دیکھ کر غور فرمایئے کہ جہاں اندر باہر دائیں بائیں چاروں طرف کردار و عمل عقیدہ و ایمان کو تباہ و برباد کرنے کے ہزاروں سامان فراہم ہوں وہاں سے ایمان کی سلامتی اور کردار کے تحفظ کی ضمانت کس طرح ملے گی۔

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی ایک مجلس میں بیان کرتے ہیں۔

> ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزہ نہیں آتا۔ میں نے کہا کہ مزہ ذکر میں کہاں مزا تو مذی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملاعبت (صحبت) کے وقت خارج ہوتی ہے۔ یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو۔ الافاضات الیومیہ جلد چہارم صہ ۶۶۸ ملفوظ نمبر ۱۰۹۱

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ انصاف و دیانت کا واسطہ دیکر عرض کر رہا ہوں ذرا غور فرمائیں کسی نے سوال کیا کہ ذکر میں مزہ نہیں آتا۔ مطلب یہ کہ کوئی عمل بتایا جائے۔ کوئی ایسی صورت بتائی جائے کہ ذکر میں دل لگے لطف حاصل ہو تو بجائے اسکو اطمینان بخش جواب دینے کے مولوی تھانوی کہتے ہیں کہ مزہ تو مذی میں ہے۔ اگر بات اسی مقام پر ختم ہو جاتی تو پردہ پڑا رہتا۔ کوئی سمجھتا کوئی نہ سمجھتا۔ مگر ظالم آگے اس کی تشریح بھی کر رہا ہے۔

للہ! آپ بتایئے کیا اس طرح ایک طرف ذکر کا مذاق اور دوسری طرف

ذہن و فکر کو خراب نہیں کیا جا رہا ہے؟ کیا نام نہاد حکیم الامت اسی طرح کی حکمت و دانائی کی باتیں اپنی مجلس میں کرتے تھے؟

یہ سوال بہر صورت اپنی جگہ برقرار ہے کہ کسی موقع پر تھانوی جی نے ایسا کہا تھا تو اسے کتاب میں کیوں شائع کیا گیا؟

کہیں یہ توہینِ نبوت و رسالت کی لعنت اور پھٹکار تو نہیں؟

مدت سے تنگ رہی ہے شریفوں کی آبرو
ڈھالے ہیں دیوبند ستم گر نئے نئے

دیوبندی گروپ کی بے حیائی بے غیرتی اور بے شرمی کا مظاہرہ ختم نہیں ہوا۔ آیئے! حوالہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمایئے۔

حوالہ ۳ کاش میں عورت ہوتا......

کام اس سے آپڑا ہے کہ جس کا جہان میں
لیوے نہ کوئی نام ستم گر کہے بغیر

عنوان دیکھ کر آپ ضرور حیرت زدہ ہوں گے۔ مگر حوالہ پڑھنے کے بعد آپ کی حیرت ضرور دور ہو جائے گی۔ اشرف علی تھانوی کے ایک عزیز ترین مرید جن کا نام بھی عزیز الحسن تھا انہوں نے ایک دن تھانوی جی سے اپنی ایک تمنا بیان کی۔ تمنا بھی ایسی غضبناک کہ بس ایسی تمنا شاید ہی کوئی کرے۔ مگر یہ کوا کھانیوالوں کے دل گردہ کی بات ہے۔ آپ بے چین ہوں گے ایسی کیا تمنا ہے تو بس حوالہ پڑھیے۔ اور دیوبندی گروپ کی بے شرمی سر کی آنکھوں سے دیکھیے۔

من کی بات بھی سن دیوانے
ایک تمنا سو افسانے

اب مرید صادق عزیز الحسن سے خود ان کی زبانی آپ بیتی سنیئے۔

ایک بار عشق و محبت کے جوش میں حضرت والا (اشرف علی تھانوی) سے بہت جھجکتے اور شرماتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا حضرت ایک بہت ہی بے ہودہ خیال دل میں بار بار آتا ہے۔ جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی نہایت شرم دامنگیر ہوتی ہے اور جرأت نہیں پڑتی۔ حضرت والا (اشرف علی تھانوی) اس وقت نماز کیلئے اپنی سہ دری سے اٹھ کر مسجد کے اندر تشریف لے جا رہے تھے فرمایا کہئے کہئے۔ احقر نے غایت شرم سے سر جھکائے ہوئے عرض کیا کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش! میں عورت ہوتا حضور (اشرف علی تھانوی) کے نکاح میں۔ اس اظہار محبت پر حضرت والا (اشرف علی تھانوی) غایت درجہ مسرور ہو کر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

حضرت والا اب تک اس واقعہ کو بھولے نہیں۔ اپنی مجلس شریف میں احقر کے اس محبت آمیز قول کو یہ لطف نقل فرما فرما کر مزا لے لے فرمایا کرتے ہیں کہ غنیمت ہے اس کے عکس خواہش نہیں کی۔

اشرف السوانح جلد دوم ص۵۳ و ۵۴

آپ کی داستان سن سن کر
حالت وجد سب پہ طاری ہے

بے شرمی اور بے غیرتی کا اس سے ننگا مظاہرہ اور کیا ہو گا کہ ظالم یہ بھی کہتا ہے بیہودہ خیال ہے جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اس کے باوجود جب اپنی

ناپاک تمنا ظاہر کرتا ہے تو تھانوی جی بجائے نصیحت و تنبیہہ کے یہ حکم صادر کرتے ہیں کہ یہ آپ کی محبت ہے۔ ثواب ملے گا۔ معاذ اللہ۔

تھانوی کا مرید تھانوی کی محبت میں ان کی دھرم پتنی بننے کی تمنا کرے تو ثواب۔ اور ہم مسلمانان اہلسنت رسولِ محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں جشن میلاد کریں تو عذاب۔ ہم جشن غوث اعظم منائیں تو شرک۔ ہم اللہ والوں کی محبت میں نذر و نیاز، فاتحہ، ایصال ثواب وغیرہ جائز امور کریں تو ناجائز اور اشرف علی تھانوی کے مرید ناجائز تمنا کریں تو جائز ہے

اللہ رے خود ساختہ قانون کا نیرنگ

جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ آگے کے جملے نے تو سارا بھرم کھول دیا کہ مرید کی اس ناجائز تمنا پر پیر اشرف علی تھانوی کو ایسی لذت اور مزہ ملا کہ بار بار اپنی مجلس میں ذکر کرتے اور نہ صرف ذکر بلکہ اس پر مزید حاشیہ آرائی بھی ہوتی کہ غنیمت ہے کہ اس کے عکس کی خواہش نہیں کی۔ اب اس جملے کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ بات بہت ہی صاف اور واضح ہے۔ استغفر اللہ۔

آپ گندوں کا گندہ کردار و عمل حقیقت کی دنیا میں دیکھتے جایئے۔ خیال رہے یہ خوابوں کی بات نہیں۔ ہوش اور حواس اور جوش محبت کی بات ہے۔

حوالہ ۴ عوام کا عقیدہ

دلوں پر جبر کیجئے اور اس تلخ حقیقت کو بھی گوارا کیجئے۔ بے حیائی اور بے غیرتی کا کھلے عام مظاہرہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کسی مجلس میں مولوی محمد یعقوب نانوتوی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب .... اس اعتقاد کی ایک مثال

بیان فرمایا کرتے تھے ہے تو فحش مگر ہے بالکل چسپاں۔ فرمایا کرتے تھے کہ عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضو مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔ واقعی عجیب مثال ہے۔

الافاضات الیومیہ جلد چہارم ص

بے حیاؤں کی بے حیائی پر
ہے شریفوں کی آنکھ میں آنسو

معاذ اللہ استغفر اللہ! ظالم کی بے باکی اور جسارت دیکھئے کہ عقیدہ کی مثال کس چیز سے دے رہا ہے۔ پھر مزید ستم یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی اس مثال کے بارے میں یہ بھی کہے کہ "ہے تو فحش مگر ہے بالکل چسپاں"۔

خدارا بتلایئے! کیا یہ گالیوں کا انداز یہ گالیاں سنی علماء کی ہیں۔؟

کیا یہ بد تہذیبی یہ کیر آف فٹ پاتھ جیسی باتیں سنی علماء کی ہیں؟

کیا یہ بے شرمی بے غیرتی علمائے اہلسنت وجماعت کی ہے؟

نہیں...... ہرگز نہیں

یہ گندی تہذیب علمائے دیوبند کی ہے۔ یہ گالیاں دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے مولویوں کی ہیں۔ بزعم خویش ملت اسلامیہ کے ٹھیکیداروں کی یہ بے غیرتی ہے۔ نماز وکلمہ کا پرچار کرنیوالی تبلیغی جماعت کے پیشواؤں کی یہ گندی اور نجس گفتگو ہے۔

؎ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

حوالہ ۵ بانی کی نانی کا پاخانہ

ابھی تک تو باہر ہی باہر کی بات تھی۔ ذرا آگے بڑھئے اور گھروں کے اندر کا بھی حال دیکھئے۔ مولوی الیاس کاندھلوی تبلیغی جماعت کے بانی کی "نانی"

کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عزیز الرحمن فاضل دیوبند رقم طراز ہیں ۔

> امی بی حضرت مولانا محمد یحیٰی صاحب و حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی نانی ہوتی ہیں ۔ نہایت عابدہ زاہدہ خاتون تھیں جس وقت انتقال ہوا تو ان کپڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا عجیب و غریب مہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی ۔
>
> "تذکرہ مشائخ دیوبند حاشیہ صفحہ ۴۲"

غور فرمایئے عقل کا دیوالیہ نہیں تو اور کیا ہے ۔ پاخانہ میں خوشبو ۔ نانی کا پاخانہ نہ ہوا عطر ساز فیکٹری ہو گئی ۔ پھر نادان یہ بھی لکھ رہا ہے کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی ۔ مطلب یہ کہ آج بھی وہ پاخانہ ان کے پاس محفوظ ہے اور ہر خوشبو کے ساتھ اس کا موازنہ جاری ہے کہ توازن اور بیلنس برابر ہے یا نہیں ۔

کوئی شخص روزانہ دو کیلو زعفران کھا جائے اور دو چار تولہ عطر حنا عطر تمامہ پی جائے پھر بھی پاخانہ میں خوشبو بعید از عقل ہے ۔ مگر کیا کہنے دیوبندی گروپ کے ۔ یہ کسی اور کا پاخانہ تھوڑی ہے نانی کا پاخانہ ہے ۔ وہ بھی تبلیغی جماعت کے بانی کی نانی کا پاخانہ ہے ۔

رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے مبارک پسینہ کی خوشبو (جس سے مدینہ منورہ کی گلیاں مہک اٹھیں نسلیں مہک گئیں) کا انکار کرنے والے دیوبندی گروپ پر خدا کی لعنت و پھٹکار رسول کائنات کے مبارک پسینہ کی خوشبو کا انکار تو نانی کے پاخانہ میں خوشبو کا اقرار ۔ ع

تازگی فکر کی کبھی نہ گئی
جب سنائی نئی سنائی بات

یہ تو نانی کے پاخانہ میں صرف خوشبو کی بات تھی ۔ آگے بڑھئے تو ایک منظر اور دیکھئے ۔ دیوبندیوں کی گندی اور نجس اور ناپاک تہذیب کا آخری نمونہ ملاحظہ فرمایئے ۔

دیوبندیوں کا تبرک

ابھی آپ نے نانی کے پاخانہ کی مہک دیکھی ۔ اب اسی پاخانہ کو تبرک بنا کر رکھنے کی بدبودار داستان بھی ملاحظہ فرمائیے ۔

ان ہی نانی کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عاشق الہٰی میرٹھی لکھتے ہیں ۔

جس مریض کو تین سال مرض اسہال میں اس طرح گزریں کہ کروٹ بدلنا بھی دشوار ہو اس کے متعلق یہ خیال بے موقع نہ تھا کہ بستر کی بدبو دھوبی کے یہاں بھی نہ جائے گی ۔ مگر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ غسل کیلئے چارپائی سے اتارنے پر پوتڑے (پاخانہ لگے ہوئے کپڑے) نکالے گئے جو نیچے رکھ دیئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو اور ایسی نرالی مہک پھوٹتی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد و عورت تعجب کرتا ۔ چنانچہ بغیر دھلوائے ان کو تبرک بنا کر رکھ لیا گیا ۔

تذکرۃ الخلیل ص ۹۶و۹۷

سچ فرمایا قرآن نے اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے خبیث چیزیں خبیث لوگوں کیلئے نادانوں نے پاخانہ لگے ہوئے کپڑوں کو پھینکنے یا دھلوانے کے بجائے ویسے ہی نجاست و غلاظت آلودہ تبرک بنا کر رکھ لیا ۔ یہ تو ہم اہلسنت وجماعت کے نصیبے اور تقدیر کی بات ہے کہ اولیائے کرام کے آستانوں کا صندل وگلاب عطر و کیوڑہ ہمارا تبرک ۔ اور نانی کا پاخانہ لگے کپڑے دیوبند کا تبرک ۔ جیسے کو تیسا اسی کا نام ہے ۔

جیتی جاگتی دنیا میں ان حوالہ جات کے بعد اب آگے بڑھیے اور بارگاہ خداوندی
سے ان دشمنانِ دین کی سزا سماعت فرمائیے ۔

حق آگاہ نظر سے کیوں کر وہ پوشیدہ رہ پائے گی
جھوٹ کی رنگین چادر سے تم جو سچائی ڈھانک رہے ہو

بیادگارِ اعلیٰحضرت

رضا کیسیٹس

بمبئی کے باہر رضا کیسٹس منگوانے والوں کو
خصوصی رعایت صرف ۲۰۰ روپئے میں دس کیسٹس
ڈاک خرچ ادارہ کے ذمہ رہے گا۔

AZAAN & QIRAT

KANZUL IMAAN
SURA YOUSUF SURA MARIUM
1108

TANVEER-E-MUSTAFA 1098

MUFTI-E-AZAM-E-AALAM
Maulana Qamruzzama Azmi Razavi-1097

WAQEYAA - E - MERAJ 1023
Maulana Abdul Waheed Rabbani

TAHAFFUZ-E-HARMAIN CONF. Y.M.C.
Maulana Sayed Mohd. Hasmi Miya
1128
C-60

پتہ: ۲۷۲۴، ایس۔ وی۔ پی روڈ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹ ○ فون: ۳۶۲۳ ـ ۹۶

مخبرِ صادق رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز فیصلے

احادیث کریمہ کی روشنی میں دشمنانِ خدا و رسول کی سزا اور ان سے نفرت و بیزاری پر عظیم جزا ملاحظہ فرمائیے۔

اللہ کے حبیب اعظم مالک و مختار رہبرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

حدیث ۱

من احب للہ وابغض للہ واعطى للہ ومنع للہ فقد استكمل الايمان (رواہ ابوداؤد عن ابی امامہ والترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

یعنی جس نے اللہ کیلئے اللہ والوں سے محبت کی اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے بغض و نفرت رکھی اور اسی کیلئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنانِ خدا و رسول کو دینے سے اللہ کے لئے ہاتھ روکا تو یقیناً اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا۔

حدیث ۲

ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔ (رواہ مسلم عن ابی ھریرہ و ابو داؤد عن ابن عمر و ابن ماجہ عن جابر و ابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین)

یعنی اگر بد مذہب بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ اور جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

حدیث ۳

المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم

یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک دیکھے بھالے کہ کس کے ساتھ دوستی کرتا ہے

(رواہ الامام احمد والترمذی وابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث ۴

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔

(رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی آخر زمانے میں بہت سے دجال بڑے دھوکہ باز اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو حدیثیں بنا کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔ تو ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ دیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

حدیث ۵

انّ اللہ عزوجل اختارلی اصحابا فجعلھم اصحابی واصھاری وانصاری وسیجیٔ من بعدھم قوم ینقصونھم ویسبونھم فان ادرکتموھم فلا تناکحوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم۔

(رواہ الدارقطنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک میرے لئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے سسرالی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان گھٹائیں گے اور انہیں برا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہ رشتہ داری وغیرہ نہ کرنا۔ نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھنا۔

حدیث ۶

لا تقولوا للمنافق یا سید فانه ان یکن سیداً فقد اسخطتم ربکم عزوجل۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی عن بریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی منافق بدمذہب کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔

حدیث ۷

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔

(رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

یعنی جو کسی بدمذہب کی تعظیم و توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

حدیث ۸

لا یقبل اللہ لصاحب بدعة صلاة ولا صوما ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرة من العجین۔

(رواہ ابن ماجه والبیهقی عن حذیفه رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

یعنی اللہ تعالیٰ نہ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ نفل نہ فرض بدمذہب دین اسلام سے نکل جاتا ہے۔ جیسے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

اہم ترین احادیث مبارکہ
عظیم جزا

حدیث نمبر ۹

ان من عباد الله لاناسا ماهم
بانبیاء ولا شهداء یغبطهم الانبیاء
والشهداء یوم القیمة بمکانهم
من الله ـ قالوا یا رسول الله تخبرنا
من هم ـ قال هم قوم تحابوا
بروح الله علیٰ غیر ارحام بینهم
ولا اموال یتعاطونها فوالله ان
وجوههم لنور وانهم لعلیٰ نور
لا یخافون اذا خاف الناس ولا
یحزنون اذا حزن الناس وقرء
هذه الآیة الا ان اولیاء الله
لاخوف علیهم ولا هم یحزنون ـ
(رواه ابوداؤد عن عمر الفاروق
رضی الله تعالیٰ عنه)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے
ضرور کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ شہداء
لیکن قیامت کے دن اللہ کی طرف سے
جو مرتبت اور منزلت انکو ملے گی اس کے سبب
حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام
اور شہدائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
(جو ان لوگوں پر فضل کلی میں بدرجہا
بلند و بالا ہیں) وہ بھی ان کے اس افضل جزئی
پر رشک فرمائیں گے (کہ کاش یہ فضل جزئی ہم کو بھی ملتا)
صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا
رسول اللہ حضور ہم کو خبر دیں کہ وہ کون لوگ
ہیں۔ حضور رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے نہ اپنے
آپس کے رشتوں کی بناء پر نہ ان مالوں کے
سبب جن کا آپس میں لین دین کرتے ہوں
بلکہ صرف کتاب اللہ اور محبت الٰہی کی بناء پر